بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ ومحمد تنشا۔ عسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۵ | ۲ صلح ۱۳۴۵ ہش ۹ رمضان المبارک ۱۳۸۵ھ ۲ جنوری ۱۹۶۶ء | نمبر ۲

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

راتوں کو اٹھ اٹھ کر دعائیں مانگو اور اس کے فضل کو طلب کرو

رات کو مُردہ کی طرح پڑے رہنے اور سونے سے کیا حاصل

(۱) "خدا تعالیٰ بڑا کریم ہے۔ اس کی کریمی کا بڑا گہرا سمندر ہے جو کبھی ختم نہیں ہو سکتا اور جس کو تلاش کرنے والا اور طلب کرنیوالا کبھی محروم نہیں رہا۔ اِس لئے تم کو چاہیئے کہ راتوں کو اٹھ اٹھ کر دعائیں مانگو اور اس کے فضل کو طلب کرو۔ ہر ایک نماز میں دعا کے لئے کئی مواقع ہیں۔ رکوع، قیام، قعدہ، سجدہ وغیرہ۔ پھر آٹھ پہروں میں پانچ مرتبہ نماز پڑھی جاتی ہے۔ فجر، ظہر، عصر، شام اور عشاء۔ ان پر ترقی کر کے اشراق اور تہجد کی نمازیں ہیں۔ یہ سب دعا ہی کے لئے مواقع ہیں۔ نماز کی اصلی غرض اور مغز دعا ہی ہے اور دعا مانگنا اللہ تعالیٰ کی قدرت کے عین مطابق ہے۔ مثلاً عام طور پر ہم دیکھتے ہیں کہ جب بچہ روتا دھوتا ہے، اضطراب ظاہر کرتا ہے تو ماں کس قدر بے قرار ہو کر اس کو دودھ دیتی ہے۔ الوہیت اور عبودیت میں اسی قسم کا ایک تعلق ہے جس کو ہر شخص سمجھ نہیں سکتا جب انسان اللہ تعالیٰ کے دروازہ پر گر پڑتا ہے اور نہایت عاجزی اور خشوع و خضوع کے ساتھ اس کے حضور اپنے حالات پیش کرتا ہے اور اس سے اپنی حاجات کو مانگتا ہے تو الوہیت کا کرم جوش میں آتا ہے اور ایسے شخص پر رحم کیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کا دودھ بھی ایک گریہ کو چاہتا ہے۔ اِس لئے اس کے حضور رونے والی آنکھ پیش کرنی چاہیئے۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۳۵۱، ۳۵۲)

(۲) "مَیں نہیں سمجھتا کہ رات اور دن میں کیا فرق ہے۔ صرف نور اور ظلمت کا فرق ہے۔ سو وہ نور تو مصنوعی بھی بن سکتا ہے بلکہ رات میں تو یہ ایک برکت ہے۔ خدا نے بھی اپنے فیضان عطا کرنے کا وقت رات ہی رکھا ہے۔ چنانچہ تہجد کا حکم رات کو ہے۔ رات میں دوسری طرفوں سے فراغت اور کشمکش سے بے فکری ہوتی ہے۔ اچھی طرح دلجمعی سے کام ہو سکتا ہے۔ رات کو مُردہ کی طرح پڑے رہنا اور سونے سے کیا حاصل؟"

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۳۸۱)

اخبار احمدیہ

○ ربوہ یکم جنوری۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ پہلے کی نسبت طبیعت بفضلہ تعالیٰ بہتر ہے۔ الحمد للہ۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

○ کل یہاں حضرت امیر المومنین نے نماز جمعہ پڑھائی اور رمضان کی خصوصی عبادات پر ایک پُر معارف خطبہ دیا۔ اس خطبہ کا مکمل متن کسی آئندہ اشاعت میں ہدیہ قارئین کیا جائے گا۔

○ خطبہ ثانی کے دوران حضور نے احباب کو یہ یاد دلایا کہ پاکستان کے استحکام اور سالمیت کا ایک بڑی حد تک دعاؤں سے بھی تعلق ہے۔ اس ضمن میں دعائیں کرنے کی ذمہ واری ہماری ہے اور ہمیں اس سے غافل نہیں ہونا چاہیئے۔ آج کل بارش نہ ہونے کی وجہ سے اس امر کا اندیشہ ہے کہ کہیں آگے چل کر قحط کے سے حالات رونما نہ ہو جائیں۔ لہذا احباب کو ان دنوں خاص طور پر بارش کے لئے دعا کرنی چاہیئے میں اس وقت جمعہ کی نماز کی دوسری رکعت کے پہلے سجدہ میں خصوصیت سے بارش کے لئے دعا کروں گا۔ احباب بھی اس دعا میں شامل ہوں چنانچہ نماز کے دوران سجدہ میں بارش کے لئے خاص توجہ اور درد سے دعا مانگی گئی نماز سے فارغ ہونے کے بعد حضور نے احباب کو ہدایت فرمائی کہ وہ آئندہ سات راتوں میں نوافل کے دوسرے سجدے بارش کے لئے دعا کرنے کے واسطے وقف رکھیں۔ اللہ تعالیٰ رجوع برحمت ہو کر اپنے فضل سے بارش نازل کرے اور زمینداروں کی پریشانی دور فرمائے۔

○ مکرم چوہدری محمد اعظم صاحب مہتمم اشاعت خدام الاحمدیہ مرکزیہ اب پھر معدہ کی شدید تکلیف میں مبتلا ہیں اور دو تین روز سے میو ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہیں۔ ڈاکٹری تشخیص کے مطابق معدہ میں السر (پھوڑا) ہے جس کا علاج سرگودھا ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال میں بھی ہوتا رہا ہے۔ اب یہ دوبارہ نکل آیا ہے۔ چند دن تک اس کا اپریشن ہونے والا ہے۔ احباب جماعت سے دردمندانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو اپنے فضل سے صحت کاملہ عطا فرمائے۔ آمین۔

○ وقف جدید کا آٹھواں سال مورخہ ۳۱ دسمبر ۱۹۶۵ء کو ختم ہو کر یکم جنوری ۱۹۶۶ء سے نواں سال شروع ہو گیا ہے۔ تمام سکرٹریان مال سے گزارش ہے کہ وصول شدہ چندہ جلد از جلد داخل خزانہ کرا دیں تا کہ چندہ دہندگان کا حساب صاف ہو جائے۔ (ناظم وقف جدید)

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲ جنوری ۱۹۶۶ء

توبہ اور بیعت

قرآن کریم نے ہمیں صحیح اور اعلیٰ زندگی گزارنے کے جو اصول دیئے ہیں ان کی بنیاد تقویٰ پر ہے۔ اگر تقویٰ نہیں تو عمل خواہ کتنا ہی بظاہر اچھا ہو اس کا فائدہ کما حقہ نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ گوشت وغیرہ اللہ تعالیٰ کو نہیں پہنچتا بلکہ وہ خلوص پہنچتا ہے جس سے قربانی کی جاتی ہے ایک دولت مند حج کرتا ہے مگر اس کی نیت تقویٰ پر نہیں بلکہ محض حاجی کہلا کر اس سے دنیوی فائدہ اٹھاتا ہے۔ ایسے حج کا کوئی فائدہ اس کو نہیں ہو سکتا یا اگر کوئی شخص دکھاوے کے لئے نماز پڑھتا ہے اور روزے رکھتا ہے۔ تاکہ وہ لوگوں میں متقی اور پرہیزگار خیال کیا جائے۔ یا زکوٰۃ اس لئے دیتا ہے کہ اس کا نام ہو تو ایسے نیک اعمال کا اس کو اس وقت تک کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا جب تک وہ اپنی نیت کو صاف نہ کر لے۔

پختہ ایمان اور اعمال صالحہ کا آپس میں لاینفک تعلق ہے۔ اگر ایمان پختہ ہو گا تو اعمال صالحہ بھی سرزد ہوں گے اور اگر اعمال صالحہ سرزد ہوں گے تو ایمان بھی پختہ ہو گا سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"یاد رکھو ایمان بغیر اعمال صالحہ کے ادھورا ایمان ہے۔ کیا وجہ ہے کہ اگر ایمان کامل ہو تو اعمال صالحہ سرزد نہ ہوں؟ اپنے ایمان اور اعتقاد کو کامل کرو۔ ورنہ کسی کام کا نہ ہو گا۔ لوگ اپنے ایمان کو پورا ایمان تو بتاتے ہیں۔ ہم شکایت کرتے ہیں کہ ہمیں وہ انعامات نہیں ملتے جن کا وعدہ تھا۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہوا ہے کہ ومن یتق اللہ یجعل لہ مخرجا ویرزقہ من حیث لا یحتسب۔ یعنی جو کس کی نظر میں متقی بنتا ہے اس کو خدا تعالیٰ ہر ایک قسم کی تنگی سے نکالتا اور ایسی طرز سے رزق دیتا ہے کہ اسے گمان بھی نہیں ہوتا کہ کہاں سے اور کیونکر آتا ہے۔ خدا تعالیٰ کا یہ وعدہ برحق ہے اور ہمارا ایمان ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے وعدوں کو پورا کرنے والا اور بڑا رحیم و کریم ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کا بنتا ہے وہ اسے ہر ذلت سے نجات دیتا اور خود اس کا حافظ و ناصر بن جاتا ہے۔ مگر وہ جو ایک طرف دعویٰ اتقا کرتے ہیں اور دوسری طرف شاکی ہوتے ہیں کہ ہمیں وہ برکات نہیں ملے۔ ان دونوں میں سے ہم کس کو سچا کہیں اور کس کو جھوٹا۔ خدا تعالیٰ پر ہم کبھی الزام نہیں لگا سکتے۔ ان اللہ لا یخلف المیعاد۔ خدا تعالیٰ اپنے وعدوں کے خلاف نہیں کرتا ہم اس مدعی کو جھوٹا کہیں گے۔ اصل یہ ہے کہ ان کا تقویٰ یا ان کی اصلاح اس حد تک نہیں ہوتی کہ خدا تعالیٰ کی نظر میں قابل وقعت ہو یا وہ خدا کے متقی نہیں ہوتے۔ لوگوں کے متقی اور ریاکار انسان ہوتے ہیں۔ سو ان پر بجائے رحمت اور برکت کے لعنت کی مار ہوتی ہے۔ جس سے سرگرداں اور مشکلات دنیا میں مبتلا رہتے ہیں۔ خدا تعالیٰ متقی کو کبھی ضائع نہیں کرتا۔ وہ اپنے وعدوں کا پکا اور سچا اور پورا ہے۔"

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۲۴۳ و ۲۴۴)

حقیقت یہ ہے کہ اعمال صالحہ اسی وقت خلوص دل سے سرزد ہوتے ہیں جب انسان کا ایمان پختہ ہوتا ہے۔ ایسا پختہ ایمان اسی وقت پیدا ہوتا ہے۔ جب انسان کی طبیعت میں ایک انقلاب پیدا ہوتا ہے۔ محض عادتاً نماز روزہ ادا کرنے سے ایمان کی پختگی کا ثبوت نہیں ملتا۔ البتہ جب کسی واقعہ سے انسان کا دل خود بخود اللہ تعالیٰ کی طرف راجع ہو جاتا ہے تو اعمال میں بھی معنی پیدا ہو جاتے ہیں اور اعمال صالحہ کے وہ نتائج برآمد ہوتے ہیں جو ہونے چاہئیں۔

اللہ تعالیٰ نے نماز کے متعلق فرمایا ہے کہ یہ ہمیں فحشاء سے پاک کر دیتی ہے۔ اب اگر کوئی شخص رات دن نماز پڑھتا ہے۔ مگر فحشاء سے نہیں بچتا تو اس کا مطلب یہی ہے کہ وہ نماز محض عادتاً پڑھتا ہے۔ حقیقی نماز نہیں پڑھتا ورنہ اس کی اصلاح ہو جاتی۔

جس طرح افراد بظاہر نیک کام عادتاً کرتے ہیں اور کوئی حقیقی فائدہ حاصل نہیں کرتے۔ اسی طرح اقوام کی حالت ہوتی ہے۔ آج بھی جبکہ مسلمانوں نے دین کو نظر انداز کر رکھا ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ مسلمان عادتاً بہت سی اسلامی نیکیاں اختیار کئے ہوئے ہیں مثلاً مسلمانوں کے خاصی فیصد تعداد ہے جو شراب خوری سے بچی ہوئی ہے۔ اسی پاکستان میں ہم دیکھتے ہیں کہ ۹۵ فیصد مسلمان شراب خوری نہیں کرتے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ صدیوں سے مسلمان قومیں شراب خوری سے پرہیز کرتی چلی آئی ہیں۔ جہاں تک ظاہری صحت کا تعلق ہے۔ ایسے مسلمان ان بیماریوں سے بچے رہتے ہیں جو شراب خوری سے پیدا ہوتی ہیں۔ یہ ایک بڑا فائدہ سہی مگر چونکہ یہ پرہیزگاری صرف عادت کے طور پر چلی آتی ہے۔ اس سے وہ روحانی فائدہ نہیں ہوتا جو تقویٰ کی وجہ سے مرتب ہو سکتا ہے۔ یہ ایسا ہی ہے جیسے کوئی آدمی کوئی چیز محض اس لئے نہیں کھاتا کہ وہ اس کو اچھی نہیں لگتی۔ البتہ اگر ہم یہ سمجھ کر کہ اللہ تعالیٰ نے شراب کو حرام قرار دیا ہے۔ اس سے پرہیز کرتے ہیں۔ اور تقویٰ اللہ کا خیال رکھتے ہیں۔ تو ہمارا شراب خوری سے بچنا ہمارے اخلاق پر ایک نہایت گہرا اثر ڈالتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ہم ایک اصول کے پیش نظر ایسا کرتے اور وہ اصول تقویٰ ہے۔ تقویٰ ہم کو دوسری برائیوں سے بھی محفوظ کرتا ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے نماز کے متعلق فرمایا ہے کہ وہ فحشاء سے محفوظ کرتی ہے۔ تاہم یہ اسی وقت مفید نتیجہ پیدا کرتی ہے جب تک کہ ہم نماز تقویٰ سے ادا کرتے ہیں۔ ورنہ یہ صرف ایک بے فائدہ فعل ہی نہیں بلکہ بعض صورتوں میں محض بت پرستی کی حدود تک پہنچ جاتا ہے۔ جو بہت خطرناک مقام ہے۔ اس لئے ہمیں طبیعتوں میں انقلاب پیدا کرنے کی ہر وقت ضرورت ہے۔ انقلاب سچی توبہ سے پیدا ہوتا ہے۔

توبہ کی ایک نہایت مؤثر صورت امام وقت کی بیعت ہے۔ مگر سچی توبہ اسی وقت مؤثر ہوتی ہے۔ جب نیک نیتی سے کی جائے۔ بات پھر تقویٰ پر آ جاتی ہے۔ بغیر تقویٰ کے سچی توبہ نہیں ہوتی۔ اس لئے بیعت بھی اگر محض رسمی طور پر کی جائے اور تقویٰ اور خلوص دل سے نہ ہو تو اس کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"بیعت اور توبہ اس وقت فائدہ دیتی ہے۔ جب انسان صدق دل اور اخلاص نیت سے قائم اور کاربند ہو جاوے۔ خدا تعالیٰ خشک لفاظی سے جو حلق کے نیچے نہیں جاتی ہرگز ہرگز خوش نہیں ہوتا۔ ایسے ہو کہ تمہارا صدق اور وفا اور سوز و گداز آسمان پر پہنچ جاوے۔ خدا تعالیٰ ایسے شخص کی حفاظت کرتا اور اس کو برکت دیتا ہے جس کو دیکھتا ہے کہ اس کا سینہ صدق اور محبت سے بھرا ہوا ہے۔ وہ دلوں پر نظر ڈالتا اور جھانکتا ہے نہ کہ ظاہری قیل و قال پر۔ جس کا دل ہر قسم کے گند اور ناپاکی سے معرا اور مبرا پاتا ہے اس میں آ اترتا ہے اور اپنا گھر بناتا ہے۔ مگر جس دل میں کوئی کسی قسم کا رخنہ یا ناپاکی ہے اس کو لعنتی بناتا ہے۔

دیکھو جس طرح تمہارے تمام جسمانی حوائج کے پورا کرنے کے واسطے ایک مناسب اور کافی مقدار کی ضرورت ہوتی ہے۔ اسی طرح تمہاری روحانی حوائج کا حال ہے۔ کیا تم ایک قطرہ پانی زبان پر رکھ کر پیاس بجھا سکتے ہو۔ کیا تم ایک ریزہ کھانے کا منہ میں ڈال کر بھوک سے نجات حاصل کر سکتے ہو؟ ہرگز نہیں۔ پس اسی طرح تمہاری روحانی حالت معمولی سی توبہ یا کبھی کبھی ٹوٹی پھوٹی نماز یا روزہ سے سنور نہیں سکتی۔"

(ملفوظات جلد ششم صفحہ ۲۴۳)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی بیعت سے ہماری زندگی کا نیا دور شروع ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی بیعت سے ہم کو پھر ایک موقعہ بہم پہنچایا ہے کہ ہم اپنی گزشتہ زندگیوں کا جائزہ لیں اور دیکھیں کہ کہاں کہاں رخنے پیدا ہو گئے ہیں۔ ان رخنوں کو پر کریں اور تازہ دم ہو کر اس کام کے لئے تیار ہو جائیں۔ جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو کھڑا کیا ہے اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اس زمانہ میں مبعوث فرمایا ہے۔ ہم اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے لئے کھڑے ہوئے ہیں۔ یہ کام عظیم الشان ہے مگر ابھی آٹے میں نمک کے برابر بھی ہمیں کامیابی نہیں ہوئی۔ ابھی ہم اس بحر ذخار کے کنارے پر پہنچے ہی ہیں۔ شیطان اپنے پورے لشکروں کے ساتھ میدان میں کھڑا ہم کو للکار رہا ہے۔ افراد افراد کو اور اقوام اقوام کو نگل جانے کے لئے تلی ہوئی ہیں۔ مظلوم افراد اور اقوام ہمارا انتظار کر رہی ہیں۔ ہم ان کی مدد صرف اسی صورت میں کر سکتے ہیں۔ جب ہم خود تقویٰ کا نمونہ پیش کریں۔ دنیا آج زبان سے تو خدا خدا پکارتی ہے مگر اس کا دل خدا تعالیٰ سے بہت دور چلا گیا ہوا ہے۔ کیونکہ اگر ایسا نہ ہوتا تو دنیا میں یہ بے انصافیاں اور ظلم و ستم نہ ہوتے جو ہم دیکھ رہے ہیں۔

خلافتِ ثالثہ کے پہلے سالانہ جلسہ میں خدائی نصرتوں کا غیر معمولی اجتماع

احمدیّت کی صداقت کا تازہ نشان

دیکھو خدا نے ایک جہاں کو جُھکا دیا ✦ گمنام پا کے شہرۂ عالم بنا دیا
(المسیح الموعودؑ)

(مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد)

الحمد للہ ثم الحمد للہ خلافتِ ثالثہ کا پہلا تاریخی جلسہ اپنے دامن میں عظیم الشان نصرتوں اور کامرانیوں کو سمیٹے ہوئے شروع ہوا اور کامیابیوں کے نئے دروازے کھول کر بخیر و خوبی اختتام پذیر ہو گیا۔ متعدد مشکلات اور قسما قسم کی دقّتوں کے باوجود (جن کی موجودگی میں اس اجتماع کی کامیابی کے امکانات بہت مخدوش نظر آ رہے تھے) خدا تعالےٰ کے فضل سے یہ جلسہ ہر لحاظ اور ہر جہت سے خارق عادت طور پر کامیاب رہا۔ شمع احمدیت کے پروانوں کا ہجوم، غیر از جماعت احباب کی بکثرت آمد، بلند پایہ اور علمی تقاریر، پریس اور ریڈیو کی غیر معمولی دلچسپی، انتظاماتِ جلسہ کا معیاری رنگ اور سب سے بڑھ کر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ کی وجد انگیز، روح پرور اور انقلاب انگیز تقریریں اور "فضلِ عمرؓ فاؤنڈیشن" کا قیام اس جلسہ کی ایسی خصوصیات ہیں جن کی یاد قلوب و اذہان میں ہمیشہ تازہ رہے گی۔

یہ جلسہ احمدیت کی صداقت کا ایک تازہ اور خارق نشان ہے جس کے اندر خدائی نصرتوں کے بہت ایمان افروز نظارے ہزاروں نفوس نے بچشم دیکھے۔ اس جلسے نے ثابت کر دیا کہ اسلام زندہ مذہب ہے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے زندہ نبی۔ نیز احمدیت آسمانی تحریک ہے اور نظامِ خلافت بڑا ہی بابرکت اور اعجازی نظام ہے جس کے ساتھ پوری امتِ مسلمہ کی تمام تر فلاح و بہبود اور عروج و اقبال وابستہ ہے۔ اس جلسے نے یہ حقیقت بھی پوری طرح واضح کر دی کہ خلیفہ اللہ ہی بناتا ہے اور وہ جسے خلعتِ خلافت سے نوازتا ہے اس کے پاک لبوں پر روحانی و مادی علوم اور فیضان و عرفان کے غیبی چشمے جاری فرما دیتا ہے۔ اس کی زبان پر خالقِ کائنات کے خالص تصرف سے معارف و حقائق سے لبریز کلمات جاری ہوتے ہیں۔ الفاظ اس کے مگر بلا واسطہ خدا کا ہوتا ہے بالفاظِ دیگر اس کی پوری شخصیت کوثر و تسنیم کے انوار سے دھل کے ایک نئے رنگ میں جلوہ گر ہوتی اور ایک جدید قالب میں ڈھل جاتی ہے اور ہم خدائے ذوالجلال کی قسم کھا کر یہ شہادت دیتے ہیں کہ یہ انقلابِ روحانی ہم نے خود مشاہدہ کیا یہی نہیں ہماری آنکھوں نے سیدنا المصلح الموعود کو خلافتِ ثالثہ کے تاجدار کی صورت میں دیکھ لیا اور اس مقدس وجود کے ذریعہ سے ہمارے کانوں نے سیدنا المصلح الموعود کی پیاری اور دلکش آواز سُنی وہی عکس جمالِ محمدؐ! وہی ظلّ جلالِ الٰہی! جس کا نظارہ دیکھنے کو ہم ترس گئے تھے ہمارے مولا نے اپنے فضل سے ہمیں دکھا دیا۔ ربنا امنا بما انزلت واتبعنا الرسول فاکتبنا مع الشاھدین۔

خلافتِ ثالثہ کے اس عظیم جلسہ کو یہ بھاری خصوصیت بھی حاصل ہے کہ وہ "نظامِ نو" جس کی بنیاد سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اذنِ الٰہی سے سنہ ۱۸۹۱ء میں رسالہ "فتح اسلام" کے ذریعہ اور سنہ ۱۹۰۵ء میں رسالہ "الوصیت" کے ذریعہ سے رکھی تھی اور جس کی تفصیلات پر خود حضرت المصلح الموعودؓ نے سنہ ۱۹۴۲ء کے سالانہ جلسہ پر بشرح و بسط سے روشنی ڈالی تھی اس کی عالمگیر تعمیر کو جلد سے جلد پایۂ تکمیل تک پہنچانے کا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے اس جلسہ پر پُرشوکت اعلان فرمایا اور اہلِ عالم کو یہ خوشخبری دی کہ آئندہ ربع صدی اسلام کی ترقیات و فتوحات کے لئے انقلابی دَور کی حیثیت رکھتی ہے جس میں مینارِ محمدی خدا تعالےٰ کے فضل و کرم کے ساتھ بلند سے بلند تر ہو گا اور اس کی ضیا پاشیوں سے یہ جہان جگمگا اٹھے گا انشاء اللہ تعالےٰ۔

۱۹۶۵ء کا سالانہ جلسہ اس لحاظ سے بھی احمدیت کی صداقت کا نشان ہے کہ سیدنا المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے اپنے انتقال کے بعد احمدیت کی ترقی اور رفعت کے لئے بعض عظیم الشان پیشگوئیاں فرمائی تھیں جن کا پہلا شاندار ظہور اس مقدس سالانہ جلسہ پر ہوا۔ ذیل میں قارئین "الفضل" کے ازدیادِ ایمان اور اضافہ علم و عرفان کے لئے چند پیشگوئیاں حضور رضی اللہ عنہ کے مبارک الفاظ میں درج کی جاتی ہیں۔

پہلی پیشگوئی

حضورؓ نے لاہور کے جلسہ مصلح موعود میں ۱۹۴۴ء کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا:۔

"خدا بڑی عزّت کے ساتھ
میرے ذریعہ اسلام کی ترقی اور
اس کی تائید کے لئے ایک
عظیم الشان بنیاد قائم کریگا
مَیں ایک انسان ہوں، مَیں
آج بھی مر سکتا ہوں اور کل
بھی مر سکتا ہوں لیکن یہ کبھی
نہیں ہو سکتا کہ مَیں اس مقصد
میں ناکام رہوں جس کیلئے
خدا نے مجھے کھڑا کیا ہے...
مَیں ایک انسان ہونے کی
حیثیت سے بیشک دو دن
بھی زندہ نہ رہوں مگر یہ
وعدہ کبھی غلط نہیں ہو سکتا
جو خدا نے میرے ساتھ کیا کہ
وہ میرے ذریعہ سے اشاعت
اسلام کی ایک مستحکم بنیاد قائم
کرے گا۔" (الفضل ۱۸ فروری ۱۹۵۸ء)

دوسری پیشگوئی

اسی طرح سیدنا المصلح الموعودؓ نے سالانہ جلسہ ۱۹۵۴ء کے موقعہ پر اپنے اوپر ہونیوالے قاتلانہ حملہ کی تفصیلات بیان کرتے ہوئے واشگاف، غیر مبہم اور واضح لفظوں میں ارشاد فرمایا:۔

"جسنے بھی مجھے مارنا چاہا تھا اسنے مجھے نہیں مارنا چاہا تھا بلکہ اپنے خیال میں احمدیت کو مارنا چاہا تھا اور یہ چیز ایسی ہے جس کے متعلق میرا مذہبی فرض ہے کہ مَیں دنیا کو بتا دوں کہ احمدیت کا میری زندگی سے کوئی تعلق نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فوت ہوئے تو دنیا نے یہ سمجھا تھا کہ احمدیت ختم ہو گئی مگر پھر احمدیت اس سے بھی آگے نکل گئی۔ حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ فوت ہوئے تو انہوں نے سمجھا بس یہ بڈھا ان میں ایک عقلمند تھا اب یہ ختم ہیں پھر جب مَیں خلیفہ ہوا تو لوگوں نے کہا ایک بچّے کے ہاتھ میں خلافت آگئی ہے مگر وہ بچہ آج بوڑھا ہے اور احمدیت آج جوانی کی طرف جا رہی ہے نہ اس کے بچپن نے احمدیت کو نقصان پہنچایا اور نہ اس کا بڑھاپا احمدیت کو کوئی نقصان پہنچائے گا۔ دنیا کتنی بھی کوشش کرے احمدیت کا پودا بڑھے گا، بڑھتا جائے گا، ترقی کرتا جائے گا، آسمان تک جا پہنچے گا یہاں تک کہ زمین اور آسمان کو پھر اسی طرح ملا دے گا جس طرح رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہوا تھا۔"
("الفضل" ۲۷ ؍اکتوبر سنہ ۱۹۵۴ء)

تیسری پیشگوئی

سالانہ جلسہ ۱۹۵۶ء میں اعلان فرمایا:۔

"تم دوسرے آدم کی اولاد ہو اللہ تعالےٰ کے فضل سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی کے مطابق جنّت خلافت سے دشمن تم کو نہیں نکال سکے گا شیطان ناکام رہیگا اور مُنہ کی کھائے گا اور سانپ کی طرح زمین چاٹتا رہے گا لیکن خدا کی جنّت میں تم جاؤ گے جو اس کے پیچھے پیرو ہو کیونکہ تم نے آدم ثانیؑ کو قبول کیا ہے۔"
(نظامِ آسمانی کی مخالفت اور اس کا پس منظر صفحہ ۱۳۰)

چوتھی پیشگوئی

سالانہ جلسہ ۱۹۶۱ء میں یہ پیشگوئی فرمائی:۔

"مَیں اسی خُدا کے فضلوں پر
بھروسہ رکھتے ہوئے کہتا ہوں
کہ میرا نام دنیا میں ہمیشہ قائم
رہے گا اور گو مَیں مر جاؤنگا
میرا نام کبھی نہیں مٹے گا۔ یہ
خدا کا فیصلہ ہے جو آسمان
پر ہو چکا کہ وہ میرے نام اور

"میرے کام کو دنیا میں قائم رکھیگا"

(روح پرور خطاب" ص ۱۴-۱۵)

ہماری ذمہ داریاں

یہ اور اس نوعیت کی اور متعدد پیشگوئیاں ہیں جو سیّدنا المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے فرمائیں اور جن کی ایک نمایاں جھلک پوری آب و تاب کیساتھ جماعتِ احمدیہ نے اس جلسہ پر مشاہدہ کی ہے۔ خدا تعالیٰ کے ان افضال و برکات اور انوار و فیوض کو دیکھنے کے بعد ہم پر خدا تعالیٰ کے حضور شکر بجالانا واجب ہے جس کی واحد عملی صورت یہ ہے کہ ہم نے دنیا بھر میں اسلام کی اشاعت و تبلیغ کے لئے اپنے مال، جان، اولاد اور عزت و آبرو کو قربان کرنے کا جو عہد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث رضی اللہ عنہ کے ذریعہ اپنے رب سے باندھا ہے اس کو پورا کرنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کریں۔ اس عہد کی تکمیل اس لئے بھی ضروری ہے کہ ہمارے محبوب آقا حضرت سیدنا المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے سالانہ جلسہ ۱۹۵۹ء کے موقعہ پر یہ عظیم الشان وصیت فرمائی تھی کہ:-

"آئندہ خلفاء کو بھی وصیت کرتا ہوں کہ جب تک دنیا کے چپہ چپہ میں اسلام نہ پھیل جائے اور دُنیا کے تمام لوگ اسلام قبول نہ کر لیں اس وقت تک اسلام کی تبلیغ میں وہ کبھی کوتاہی سے کام نہ لیں۔ خصوصاً اپنی اولاد کو میری یہ وصیت ہے کہ وہ تا قیامت اسلام کے جھنڈے کو بلند رکھیں اور اپنی اولاد در اولاد کو نصیحت کرتے چلے جائیں کہ انہوں نے اسلام کی تبلیغ کو کبھی نہیں چھوڑنا اور مرتے دم تک اسلام کے جھنڈے کو بلند رکھنا ہے۔ اس مقصد کو پورا کرنے اور اسلام کے نام کو پھیلانے کے لئے مَیں نے تحریک جدید جاری کی ہے جو پچیس سال سے جاری ہے اور جس کے ماتحت آج دنیا بھر کے تمام اہم ممالک میں خدا تعالیٰ کے فضل سے ہمارے تبلیغی مشن قائم ہیں اور لاکھوں لوگوں تک خدا اور اسکے رسول کا نام پہنچایا جا رہا ہے۔"

(تقریر فرمودہ سالانہ جلسہ ۱۹۵۹ء الفضل ۱۷ فروری ۶۰ء ص ۲)

اللہ تعالیٰ سے عاجزانہ دعا ہے کہ وہ اپنے فضل و کرم سے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو صحت و کامرانی اور مسرت و شادمانی کے ساتھ تا دیر سلامت رکھے اور ہمیں یہ توفیق و سعادت بخشے کہ زندگی کے آخری سانس تک حضور کے دامن سے وابستہ رہیں حضور کی قیادت میں اسلام کی جنگیں لڑتے رہیں اور ہر ملک، ہر قوم، ہر بستی بلکہ ہر دل میں محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت و جلال کے ابدی جھنڈے گاڑ دیں۔ آمین یا ارحم الراحمین۔

جماعتِ احمدیہ کے چوہترویں جلسہ سالانہ کی مختصر روداد

۲۰ دسمبر ۱۹۶۵ء کا دوسرا اجلاس

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۲۰ دسمبر ۱۹۶۵ء کا دوسرا اجلاس شروع ہونے سے قبل پونے دو بجے بعد دوپہر جلسگاہ کے اسٹیج پر تشریف لاکر ظہر اور عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں سے فارغ ہونے کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اسٹیج کے سامنے والے حصہ میں تشریف لائے۔ جلسگاہ میں بیٹھے ہوئے ہزاروں ہزار احباب نے کھڑے ہو کر اور اللہ اکبر، اسلام زندہ باد، احمدیت زندہ باد، حضرت خلیفۃ المسیح الثالث زندہ باد کے پُرجوش نعرے لگا کر حضور کا پُرتپاک خیر مقدم کیا۔ حضور ایدہ اللہ کے کرسی صدارت پر رونق افروز ہونے کے بعد سوا دو بجے بعد دوپہر ۲۰ دسمبر ۱۹۶۵ء کے دوسرے اجلاس کی کارروائی شروع ہوئی۔

پیمانِ شاعر — بہ رُوحِ مصلح موعود رضؓ

کارروائی کا آغاز تلاوت قرآنِ مجید سے ہوا جو کراچی کے مکرم مسعود احمد صاحب خورشید نے کی۔ تلاوت کے بعد مکرم ثاقب زیروی صاحب نے اپنی تازہ نظم "پیمانِ شاعر — بہ روحِ مصلح موعودؓ" نہایت پُر درد لہجہ میں خوش الحانی سے پڑھ کر سُنائی۔ اِس نظم میں مکرم ثاقب صاحب نے سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وصال پر غم و اندوہ سے مملوء دلی جذبات کا اظہار کرنے کے علاوہ خلافتِ ثالثہ کے قیام اور شدید خوف کے بعد آسمانی سکینت کے نزول کے پُرکیف منظر کا وجد آفریں نقشہ عجب دلکش انداز میں پیش کیا ہے۔ آپ کی اِس نظم نے پہلے تو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے وصال کے ذکر پر احباب کے مجروح دلوں کے زخموں کو تازہ کر کے ان پر درد و کرب، سوز و گداز اور رقّت کا عالم طاری کر دیا اور پھر خلافتِ ثالثہ کے قیام پر آسمانی سکینت کے نزول کے ذکر پر احباب کو جذباتِ تشکر سے لبریز کر کے انہیں اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ ریز کرا دیا۔ جب آپ نے حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کے وصال کا ذکر کرتے ہوئے یہ اشعار پڑھے ؎

اب نگاہیں تجھے ڈھونڈیں بھی تو کس جا پائیں
جانے کب پائے سکون پھر دلِ ویراں پیارے

کون افلاک پہ لے جائے یہ رودادِ الم
تیرا متوالا ابھی تک ہے پریشاں پیارے

تو احباب کا غم تازہ ہو گیا اور ہر طرف سے ہچکیوں اور سسکیوں کی آوازیں بلند ہونے لگیں۔ عجب پُر درد منظر تھا۔ احباب اپنے جان و دل سے عزیز آقا سیّدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حسن و احسان کو یاد کر کے ماہیٔ بے آب کی طرح تڑپ رہے تھے آنکھوں سے آنسوؤں کا سیلاب رواں تھا اور احباب اپنے جذبات پر قابو پانے اور قلوبِ مضطر کو سنبھالنے کی کوشش میں دبی دبی آوازوں میں سسکیاں بھر رہے تھے اور دل ہی دل میں حضور رضی اللہ عنہ کی بلندی درجات کے لئے دعائیں کرنے میں مصروف تھے۔

اس کے بعد ثاقب صاحب خلافتِ ثالثہ کے ذکر پر آئے اور آپ نے یکے بعد دیگرے حسبِ ذیل اشعار پڑھے ؎

شکرِ ایزد تری آغوش کا پالا آیا
اپنے دامن میں لئے دولتِ عرفاں پیارے

جس کی ہر ایک ادا نافلۃً لک کی دلیل
جس کی ہر ایک نوا درد کا عنواں پیارے

دیکھ کر اس کو لگی دل کی بجھا لیتا ہوں
آنے والے پہ نہ کیوں جان ہو قرباں پیارے

اِس پر غم و اندوہ میں ڈوبے ہوئے ہزاروں ہزار احباب کے چہروں پر یکدم امید اور مسرت کی ایک لہر دوڑ گئی اور وہ خدائے حیّ و قیّوم اور رحمٰن و رحیم کے احسانوں کو یاد کر کے جھوم اُٹھے، ایک ایک شعر پر مرحبا اور جزاک اللہ کی آوازیں بلند ہونے لگیں۔ احباب پر ایسا وارفتگی کا عالم طاری ہوا کہ ساری فضا دیکھتے ہی دیکھتے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث زندہ باد، اسلام زندہ باد، احمدیت زندہ باد کے پُرجوش نعروں سے گونج اُٹھی اُس وقت چند لمحوں کے اندر اندر احباب پر غم اور خوشی کے باہمی امتزاج کی ایک ایسی ناقابلِ بیان کیفیت وارد ہوئی جسکی یاد کبھی فراموش نہیں ہو سکتی (مکرم ثاقب صاحب کی یہ نظم ۲۹ دسمبر کے الفضل میں ہدیۂ قارئین کی جا چکی ہے)

علم انعامی کی تقسیم

تلاوتِ قرآن مجید اور نظم کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی درخواست پر علی الترتیب مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ اور مجلس اطفال الاحمدیہ احمد نگر کو کارکردگی کے اعتبار سے جملہ مجالس میں اوّل رہنے پر اپنے دستِ مبارک سے علم انعامی عطا فرمائے (علم انعامی کی تقسیم کی مفصل روداد ۲۶ دسمبر کے الفضل میں شائع ہو چکی ہے)۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کا روح پرور خطاب

ازاں بعد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے احباب کو ایک روح پرور خطاب سے نوازا جو ۲ بجکر ۴۰ منٹ پر شروع ہو کر ۴ بجکر ۵ منٹ تک مسلسل سوا گھنٹہ جاری رہا۔ اس میں حضور نے سلسلہ کے اخبارات و رسائل میں سے الفضل، الفرقان، انصار اللہ، خالد، تشحیذ اور لاہور کی اشاعت کو بڑھانے اور ان رسائل کو خرید کر ان سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اُٹھانے کی تحریک فرمائی نیز کتب میں سے سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ملفوظات کی جلد ہشتم، حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کی "تفسیر صغیر" (جدید ایڈیشن) محترم مولانا ابوالعطاء صاحب کی تصنیف "تفہیماتِ ربّانیہ"، حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری کی کتاب "تجلّیٔ قدرت" مکرم رحمت اللہ صاحب شاکر کی کتاب "مسلم نوجوانوں کے سُنہری کارنامے"، مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کا شائع کردہ مجلّہ "یادگار فاروق" خریدنے اور ان سب کتب سے استفادہ کرنے کی طرف بھی توجہ دلائی۔

نیز حضور نے اُس جماعتی تنظیم پر بھی روشنی ڈالی جسے بنیادی طور پر سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے "الوصیت" میں بیان فرمایا ہے حضور نے اس نظام کی مختلف کڑیوں اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جاری کردہ بنیادی اداروں اور ذیلی تنظیموں کا ذکر کر کے ان میں سے ہر ایک کے دائرہ کار کی وضاحت فرمائی اور پھر صدر انجمن احمدیہ، تحریکِ جدید، وقفِ جدید، مجالس انصار اللہ، خدام الاحمدیہ، اطفال الاحمدیہ، لجنہ اماء اللہ اور ناصرات الاحمدیہ کو ان کے اپنے اپنے مفوضہ فرائض خوش اسلوبی سے انجام دینے سے متعلق نہایت بیش قیمت نصائح سے نوازا۔

اور آخر میں ہندوستان اور پاکستان کے مابین حالیہ جنگ کا ذکر کرتے ہوئے خدائی تائید و نصرت اور توفیق کے بل پر افواجِ پاکستان کے عظیم الشان کارناموں پر انہیں خراجِ تحسین پیش فرمایا اور اللہ تعالیٰ کی غیر معمولی اور معجزانہ تائید و نصرت پر اُس کا شکر ادا کرتے ہوئے پوری پاکستانی قوم کو اللہ تعالیٰ کا شکر بجالانے اور اس طرح لازیدنّکم کا مصداق بن کر اپنے آپ کو مزید کامیابیوں، کامرانیوں اور فتحمندیوں کا عنداللہ اہل بنانے کی نہایت موثر رنگ میں تلقین فرمائی۔

حضور کی اِس روح پرور تقریر کے بعد ۲۰ دسمبر کا دوسرا اجلاس ۴ بجکر ۵ منٹ پر بوقت سہ پہر نہایت کامیابی اور خیر و خوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ حضور کے اِس روح پرور اور وجد آفریں خطاب کا کسی قدر تفصیلی خلاصہ آئندہ کسی اشاعت میں ہدیۂ قارئین کیا جائے گا۔ انشاء اللہ۔

احمدی خواتین کے جلسہ سالانہ کی مختصر روداد

مرتبہ:۔ محترمہ امۃ المالک صاحبہ راولپنڈی رپورٹر جلسہ سالانہ برائے خواتین

(۲)

دوسرا دن ۲۰ دسمبر۔ پہلا اجلاس

کارروائی کا آغاز صاحبزادی امۃ السلام صاحبہ کی زیر صدارت تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ جو محترمہ رضیہ درد صاحبہ ایم اے نے کی۔ نظم کے بعد خاکسارہ (امۃ المالک) کی تقریر بعنوان "صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام از روئے قرآن وحدیث" ہوئی جس میں ایک مامور من اللہ کی صداقت کو پرکھنے کے جو معیار قرآن کریم میں مقرر کئے گئے ہیں ان کی روشنی میں حضرت اقدسؑ کی سچائی کو ثابت کیا۔ مثلاً ضرورت زمانہ نفس ناطقہ کثرت سے آپ پر غیبی امور کا انکشاف ہونا اور مخالفتوں کے لامتناہی سلسلہ کے دوران جماعت کا تدریجاً ترقی کرنا وغیرہ۔ نیز حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے مسیح موعودؑ۔ مہدی مسعود کے زمانے کی جو علامات بیان فرمائی ہیں ان کی روشنی میں بھی حضرت اقدسؑ کی صداقت کا اظہار کیا پھر محترمہ امۃ القیوم صاحبہ کھوکھر گنگ صدر کی تقریر ہوئی موضوع تھا "دور حاضرہ میں احمدی خواتین کے فرائض" آپ نے جماعت کی مستورات کو حضرت مصلح موعودؓ کے ارشادات کی روشنی میں مالی۔ تعلیمی۔ تنظیمی اور تربیتی ہر شعبہ میں اپنے کاموں کا جائزہ لے کر مزید ترقی کرنے کی تلقین کی۔

آپ کی تقریر کے بعد سیدنا وامامنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز از راہ شفقت بہ نفس نفیس خواتین کے اس جلسہ میں خطاب کی غرض سے تشریف لائے۔ سب سے پہلے حضور نے بیعت کے الفاظ پڑھے جو آپ کی اقتداء میں تمام حاضر خواتین نے دہرائے۔ پھر حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے پرسوز دعا کرائی۔ دعا کے بعد اپنے خطاب کا آغاز کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ محض اللہ تعالےٰ کا فضل اور احسان ہے کہ اس نے ہم سب کو امام الزمان کے پہچاننے کی توفیق عطا کی تاکہ ہم اس کے فضل کی ان رحمتوں کو جذب کرنے والے ہوں جو بشارتوں کے رنگ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ظاہر ہوتی رہیں۔ حضرت مسیح موعودؑ کو اللہ تعالےٰ نے یہ بھی بشارت دی تھی کہ تو وہ بزرگ مسیح ہے جس کا وقت ضائع نہیں کیا جائے گا۔ یہ الہام جہاں ایک زبردست پیشگوئی کا حامل ہے وہاں اس میں ایک ہدایت بھی پوشیدہ ہے۔ خدا تعالیٰ نے اسی کے ذریعہ حضورؑ کو مژدہ سنایا آپؑ کی جماعت کے اوقات خدا تعالیٰ کی محبت میں صرف ہونگے اور اس کے دین کی اشاعت کے لئے جدوجہد کرنے میں صرف ہوں گے۔ لیکن جہاں ہمیں یہ خوشخبری دی گئی ہے وہاں اس کے ساتھ ہی جماعت کو ہدایت بھی کی گئی ہے کہ وہ اپنے اوقات کی حفاظت کرے۔ بلکہ حضرت اقدس علیہ السلام کی اس پیشگوئی کو کمال شان کے ساتھ پورا کرنے کے لئے جماعت کو بھی اپنے اوقات کا صحیح مصرف اللہ تعالےٰ کے احکام کے مطابق کرنا چاہیئے۔ اللہ تعالےٰ سورۃ "والعصر" میں فرماتا ہے۔ بڑا افسوس ہے انسان پر کہ وہ گھاٹے کی طرف جاتا ہے۔ حالانکہ ہم نے اس کے نفع اٹھانے کے لئے بڑے سامان پیدا کئے ہیں۔ وہ ہمارے خزانوں سے اپنی جھولیوں کو بھر سکتا تھا۔ ہم نے اسے لمبی زندگی دی۔ لیکن اس نے اس وقت کی قدر نہیں کی بلکہ ان گھڑیوں کو ضائع کر دیا۔

خطاب کو جاری رکھتے ہوئے حضور نے فرمایا۔ دنیا میں ایسے بھی کیڑے موجود ہیں جن کی زندگی چند لمحوں پر مشتمل ہوتی ہے۔ لیکن اگر انسان کی زندگی بھی اتنی ہی تھوڑی ہوتی تو وہ کیسے اعمال صالحہ بجالا کر خدا تعالےٰ کے انعامات کو حاصل کرتا۔ اللہ تعالیٰ اس آیت میں فرماتا ہے کہ ہم نے تمہیں زندگی دی تا تم گھاٹے میں نہ پڑو بلکہ اس کا صحیح مصرف کرو۔ عمر کی ہر گھڑی میں اعمال صالحہ بجالانے والا کبھی گھاٹے میں نہیں رہتا۔

پھر فرمایا کہ خدا تعالےٰ نے قرآن پاک میں چند ایسے امور کی نشان دہی کی ہے۔ جو ہمارے وقت پر ڈاکہ ڈالتے ہیں۔ اسلئے اللہ تعالےٰ نے ہمیں ان سے بچنے کی تلقین بھی کی ہے۔ مثلاً وقت بے وقت بلا اجازت دوسروں کے گھروں میں جانا خدا تعالےٰ کو پسند نہیں۔

پھر فرمایا کہ ناجائز اور ضرورت سے زیادہ زینت بھی ہمارے وقت کو ضائع کرنے کا موجب ہوتی ہے لہذا اس سے بھی بچنا چاہیئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث ہے کہ حضرت جبرائیلؑ نے آپؐ سے فرمایا اگر ہم آسمانوں کے فرشتوں کو زمین کی سطح پر سجدہ کرنے اور اعمال صالحہ بجالانے کی اجازت ہوتی تو ہم تین نیکیاں ضرور کرتے۔ جن میں سے ایک بنیادی عبادت یہ کرتے کہ مسلمانوں کی کمزوریوں کی پردہ پوشی کرتے۔ نیز حضور نے یہ بھی فرمایا کہ میں تمہیں حکم دیتا ہوں مسلمانوں کی کمزوریوں کی تلاش میں نہ لگے رہنا جو ایسا کرے گا۔ اللہ تعالےٰ اسکے عیبوں کے پیچھے پڑے گا۔ لہذا اگر ہم خدا تعالیٰ کی ستاری کے خواہاں ہیں تو یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ خود دوسروں کے عیوب کی تلاش میں لگے رہیں ایسی حالت میں خدا تعالےٰ بھی ہم سے ناراض ہوگا۔ اور ہمارا وقت بھی ضائع ہوگا۔

غیبت کے نقصانات پر کسی قدر تفصیلی روشنی ڈالنے کے بعد حضور نے فرمایا۔ شریعت اسلامیہ کا ہر حکم ہمارے لئے قابل عمل ہے۔ اگرچہ اسکے فوائد اور نقصانات کو جاننا بہت اچھا ہے۔ لیکن ہمارا یہ فرض ہے کہ کوئی بات سمجھ میں آئے یا نہ آئے ہم ہر حال میں اس پر عمل کریں۔ جب تک یہ ذہنیت آپ کے اندر پیدا نہ ہوگی۔ آپ خدا تعالےٰ کے فضلوں کو جذب کرنے والی ثابت نہ ہو سکیں گی۔

آخر میں حضور نے خواتین کو ان کے فرائض کی یاد دہانی کرا کے ان پر عمل پیرا ہونے کی نصیحت کی۔ آپ نے فرمایا کہ مستورات کو اپنے بچوں کی مادی ضروریات کا خیال رکھنے کے ساتھ ساتھ ان کے لئے روحانی غذا بھی مہیا کرتے رہنا چاہیئے۔ آپ کی گودوں میں سے ایسے بچے پل کر نکلیں۔ جن کے دلوں میں خدا تعالیٰ کی محبت سمندر کی طرح موجزن ہو۔ اور اعلےٰ تربیت کے لئے ضروری ہے کہ گھریلو ماحول انتہائی خوشگوار اور دینی ہو۔ آخر میں حضور نے پرزور الفاظ میں کثرت کے ساتھ ذکر الٰہی اور درود شریف میں مشغول رہنے کی تلقین کی۔ نیز دن رات دعائیں کرنے پر زور دیا۔ اور بتایا کہ بچوں کی اعلیٰ تربیت کے لئے کثرت سے دعاؤں کا کرنا بڑا ضروری ہے۔

حضور کی یہ تقریر انتہائی دلچسپی اور خاموشی کے ساتھ سنی گئی۔ ہر طبقہ کی خواتین کا خیال رکھتے ہوئے حضور نے یہ تقریر نہایت ہی آسان اور دلکش پیرائے میں کی تھی۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی اس تقریر کے بعد یہ اجلاس بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوا۔

دوسرا اجلاس

دوسرا اجلاس ٹھیک دو بجے تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوا۔ نظم کے بعد محترم مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ امیر صوبائی کی تقریر بذریعہ ٹیپ ریکارڈ سنائی گئی۔

پھر محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس تشریف لائے۔ آپ نے بعنوان "اسلام کا عالمگیر غلبہ" ایک فاضلانہ تقریر کی جس میں فرمایا کہ مذہب وہی غالب آسکتا ہے جو کامل اور زندہ ہو۔ اور زندہ مذہب کے چھ اصول ہیں۔ اس کی پیشکردہ شریعت کامل ہو۔ ایسی تعلیم پیش کرے جو مختص بالزمان اور مختص بالقوم نہ ہو۔ بلکہ ہر زمانہ اور ہر قوم کے لئے ہو۔ اس کا نبی زندہ ہو اور ساری دنیا کے لئے کامل نمونہ پیش کرنے والا ہو۔ اس مذہب میں وقتاً فوقتاً ایسے انسان پیدا ہوتے رہیں جو اپنے بلند روحانی مراتب سے اس زندہ نبی کی بلند شان کو دوبالا کرنے والے ہوں اور وہ مذہب ہر زمانے میں تازہ بتازہ نشان دکھانے والا ہو۔

خطاب کو جاری رکھتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ یہ شرف صرف اور صرف اسلام کو ہی حاصل ہے کہ وہ ان سب معیاروں پر پورا اترتا ہے۔ لہذا ہم وثوق کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ سوائے اسلام کے اور مذہب دنیا پر غلبہ حاصل نہیں کریگا اس کے ساتھ ہی اس اجلاس کی کارروائی کا اختتام ہوا۔ (باقی)

ولادت

مورخہ ۲۴ر دسمبر ۱۹۶۵ء اللہ تعالےٰ نے مجھے ایک لڑکا عطا فرمایا ہے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے لڑکے کا نام محمود سلیمان تجویز فرمایا ہے احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ نومولود کو صحت عمر دراز والدین کے لئے قرۃ العین اسلام اور احمدیت کے لئے شمع روشن اور دین و دنیا میں سرفرازی اور سربلندی عطا فرماوے۔ آمین۔

(خاکسار:۔ حافظ محمد سلیمان سابق مبلغ مشرقی افریقہ حال ربوہ)

درخواست دعا

میرے بچے بیوی کوئٹہ ہیں۔ میں ان سے کافی دور ہوں۔ جملہ احباب جماعت سے دعا کی درخواست کرتا ہوں تا خدا تعالےٰ ان سب کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔ یوسف

دفاع ملک میں کام آنے والے ایک احمدی مجاہد

میجر قاضی بشیر احمد صاحب شہید

مکرم نصیر احمد شاہ صاحب راولپنڈی

عزیزم میجر قاضی بشیر احمد صاحب شہید ۲۰ ستمبر ۱۹۲۶ء کو حضرت قاضی محمد یوسف صاحب رضی اللہ عنہ سابق امیر جماعت ہائے سرحد کے ہاں بمقام ہوتی مردان پیدا ہوئے میٹرک سے قبل تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان میں تعلیم پائی عرصہ زیر تعلیم بورڈنگ ہاؤس قادیان میں مقیم رہے ۱۹۴۶ء میں پنجاب یونیورسٹی سے میٹرک پاس کی ۱۹ جون ۱۹۵۰ء کو او۔ ٹی۔ ایس کوہاٹ سے کمشن حاصل کیا اور فرنٹیئر فورس رجمنٹ میں بطور سیکنڈ لفٹننٹ پوسٹ آئے۔ اس کے بعد مختلف عہدوں پر مختلف مقامات پہ کام کرتے رہے کچھ عرصہ سٹاف میں بھی کام کیا اور کچھ عرصہ سکاؤٹس میں بھی۔ جہاں بھی سروس کی بڑے مقبول ہوئے اور ہر دلعزیز رہے طبیعت میں شرافت خلق اور حسن سلوک کا جذبہ نمایاں تھا۔ دراصل یہ قادیان کی تعلیم اور تربیت کا اثر تھا۔ ۳۱ اگست ۶۵ء کی شب کو محاذ جنگ پر بطور کمپنی کمانڈر روانہ ہوئے۔ ۵ رات دن متواتر دشمن کے ساتھ بڑی جانفشانی کے ساتھ لڑتے رہے اور بالآخر ۵ ستمبر ۶۵ء کو دن کے گیارہ بجے دشمن کی پوزیشن پر بڑھتے ہوئے ایک توپ کے گولے کے پھٹنے کی وجہ سے شہید ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم بڑے نڈر اور دلیر تھے۔ عزیز مرحوم ہمیشہ سب سے اگلے دستے کے ساتھ ہی رہا کرتے تھے اور کئی دفعہ تنہا بلا خوف و خطر آگے نکل جاتے تھے اور مناسب دیکھ بھال کرنے کے بعد کمپنی کو آگے لے آتے تھے انہیں ہمیشہ اپنے جوانوں کی بہبودی کی فکر رہتی تھی۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی شہادت پر نہ صرف ان کی کمپنی کا ہر جوان بلکہ یونٹ کا ہر افسر اور جوان اور اس کے علاوہ آرمرڈ کور اور توپ خانے کی وہ یونٹس جو ان کے ساتھ اس محاذ پر لڑتی رہیں۔ بڑی ہی غمزدہ ہوئیں اور یونٹس کے کمانڈنگ آفیسرز جب بھی قاضی بشیر کا نام لیتے ہیں تو بڑے ہی فخر سے ان کا ذکر کرتے ہیں اور ان کی شہادت کی وجہ سے ایک ایسا خلاء محسوس کرتے ہیں جو پُر نہ ہو سکا۔ مرحوم کی جرأت اور بے مثال دلیری کا اندازہ اس بات سے ہو سکتا ہے کہ محاذ جنگ کے ایک مقام پر ان کی کمپنی دشمن کی کئی گنا تعداد فوج سے گھر گئی۔ شہید مرحوم خود اس جگہ پہنچ گئے۔ جہاں حملے کا خطرہ بہت زیادہ تھا۔ اور کمپنی کے جوانوں کو حکم دیا کہ تم ایک ایک کر کے پہاڑی کے پیچھے نالے سے پرے جمع ہوتے جاؤ میرا وہیں انتظار کرنا میں پہنچ جاؤں گا۔ کمپنی کے جوان اپنے محبوب کمانڈر کو اس طرح سے تنہا نہ چھوڑنا چاہتے تھے۔ مگر انہیں تعمیل کرنا پڑی بشیر مرحوم جمع کردہ گرنیڈوں کو دشمن پر برابر پھینکتے رہے۔ یہاں تک کہ ساری کمپنی اور وہ خود سلامت پیچھے پہنچ گئے۔ اور پھر وہاں سے انہوں نے بائیں عقب سے دشمن پر پرجوش حملہ کر کے اسے مار بھگایا۔

جس روز بشیر کی شہادت ہوئی ایک مقام پر ہمارے ٹینک آگے بڑھنے سے کچھ رک گئے۔ کیونکہ راستہ ہر طرف سے مسدود ہی نظر آتا تھا۔ ایسے پُرخطر مقام پر میجر بشیر نے اپنے آپ کو پیش کیا۔ چنانچہ وہ گئے اور کچھ دیر کے بعد کامیابی کے ساتھ واپس آئے اور ایڈوانس کی قیادت کرنے لگے۔ تھوڑی دور گئے تھے کہ اچانک دشمن کی توپوں نے گولے برسانے شروع کر دیئے ایک گولہ ان کے پاس پھٹا جس کا ایک ٹکڑا ان کی پسلیوں کے نیچے دائیں جانب لگا اور ایک چھوٹا ٹکڑا دائیں طرف چہرے پر لگا۔ عزیز وہیں فوراً شہید ہو گئے اور اپنے پیچھے ایک نہ مٹنے والی یاد چھوڑ گئے۔ عزیز کی نعش کو اگلے روز مردان پہنچا دیا گیا جہاں انہیں ان کے والد بزرگوار کے پہلو میں دفنا دیا گیا۔

عزیزم نے اپنی یادگار ایک بیوہ (عزیزہ مجیدہ بیگم بنت مکرمی خواص خان صاحب) اور تین چھوٹے کمسن بچے (زاہدہ مبشر اور سمینہ عمر بونے چھ سال۔ ۴ سال اور دو سال) چھوڑے ہیں۔

عزیز بڑے ہی ملنسار تھے۔ ان کا حلقہ احباب بڑا ہی وسیع تھا۔ یہ سب لوگ جہاں اس بات پر بہت غمزدہ ہیں کہ ان کا ایک نہایت عزیز اور خلیق دوست ہمیشہ کے لئے ان سے رخصت ہو گیا۔ وہاں انہیں اس بات کا بھی بڑا فخر ہے کہ وہ اپنے ملک کی حفاظت کرتے ہوئے شہادت کے ارفع درجے کو پا گیا۔

عزیزم مرحوم کو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ سے بڑی ہی عقیدت تھی اور ہر جلسے پر ہمیشہ ہی کوشش کرتے کہ انہیں حفاظت خاص کی ڈیوٹی مل جائے تاکہ وہ زیادہ سے زیادہ دیر تک اپنے محبوب آقا کے پاس رہ سکیں۔ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ سرحد کی جماعت کا بڑا ہی خیال رکھتے تھے اور اس طرح یہاں والے بھی حضرت صاحبزادہ صاحب کا خاص احترام کیا کرتے تھے۔ چنانچہ حضرت قاضی محمد یوسف صاحب رضی اللہ عنہ اور عزیز قاضی بشیر مرحوم بھی ہمیشہ حضرت صاحبزادہ صاحب کو بڑے ہی تپاک اور گرمجوشی سے ملتے۔ حضرت صاحبزادہ صاحب کی وفات کے چند روز قبل قاضی بشیر مرحوم آپ سے ربوہ میں ملنے گئے۔ اور باوجود بیماری اور ممانعت ملاقات حضرت صاحبزادہ صاحب نے بشیر کو اپنے پاس بلوا لیا اور ان کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر اپنے سینے پر رکھ کر بڑی دیر تک دعا کرتے رہے۔ اس واقعہ کا اثر قاضی بشیر مرحوم پر بہت تھا اور اسے وہ بڑے فخر سے یاد کیا کرتے تھے۔ جب بشیر محاذ جنگ پر جانے لگے۔ تو میری اہلیہ نے انہیں بطور تبرک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قمیص کا ایک ٹکڑا دیا۔ اسے پا کر وہ بڑے ہی خوش ہوئے جیسے دنیا جہاں کی نعمت مل گئی۔ اور پھر اسے اپنے ساتھ ہی رکھا۔ یہاں تک کہ وہ اپنے وطن کے دفاع کی خاطر اپنی جان کی قربانی دے کر اللہ کو پیارے ہوئے۔ عزیز کی اہلیہ اور بچے اپنے حالات کی وجہ سے ہم سب کی دعاؤں اور توجہ کے بہت مستحق ہیں۔ ان کی نگہداشت ہمارا قومی فرض ہے۔

رمضان المبارک اور فدیہ کی رقوم

یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ روحانیت میں ترقی حاصل کرنے کے لئے روزہ بھی ایک بہت بڑا موثر ذریعہ ہے۔ چنانچہ اسلام سے پہلے جتنی بھی امتیں گزر چکی ہیں ان کی مذہبی کتب نے اپنے ماننے والوں کو روزہ رکھنے کی تاکید فرمائی ہے۔ گو ان کی شرائط و قیود میں اختلاف ہے۔ شریعت اسلامیہ ایک اکمل ترین ضابطۂ حیات ہے۔ جس میں انسان کی جسمانی، روحانی، تمدنی، معاشرتی، سیاسی غرضیکہ ہر نوع کی اصولی تعلیم مع ضروری تشریحات اور تفصیلات کے موجود ہے اور اس تعلیم میں مزید خوبی یہ ہے کہ افراط تفریط سے بالکل مبرا ہے۔ چنانچہ روزہ کے بارہ میں ارشاد باری ہے۔ کہ

فمن شهد منكم الشهر فليصمه ومن كان
مريضا او على سفر فعدة من ايام اخر۔

پس تم میں سے جو شخص اس مہینہ کو پائے اسے چاہیئے کہ وہ اس کے روزے رکھے۔ جو شخص مریض ہو یا سفر میں ہو تو اس پر اور دنوں میں تعداد پوری کرنی واجب ہوگی

ایسے اصحاب جن پر خدا تعالیٰ کے حکم کے تحت روزہ فرض ہے انہیں چاہیئے کہ وہ روزہ رکھیں۔ یہ یاد رہے کہ روزہ صرف کھانے پینے سے اجتناب کرنے کا نام نہیں ہے بلکہ حقیقی روزہ دل میں نیکی ضبط نفس۔ تقویٰ۔ اخلاص اور انابت الی اللہ پیدا کرتا ہے۔ اور اس کے نتیجہ میں انسان خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کر لیتا ہے۔ اور اپنے اندر ایک پاک تبدیلی محسوس کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سب بھائیوں اور بہنوں کو اس مبارک مہینہ کی برکات سے استفادہ کی توفیق بخشے۔

ارشاد باری کے تحت مریض اور مسافر کو اجازت ہے کہ وہ اس گنتی کو دوسرے ایام میں پوری کرے۔ لیکن اگر اللہ تعالیٰ نے اسے اپنے فضل و کرم سے آسائش رزق سے نوازا ہوا ہے۔ تو وہ ان مبارک مہینہ میں ایک مسکین کا کھانا بطور فدیہ رمضان دیتا رہے اور ایسے اصحاب جن کو اللہ تعالیٰ اپنے فضل کے ساتھ روزہ رکھنے کی توفیق دے اور پھر اس کے ساتھ ایک مسکین کو کھانا بھی کھلائیں تو یہ ان کے لئے دوہرا ثواب ہوگا۔ فمن تطوع خيرا فهو خير له۔

جو بھائی اور بہنیں مندرجہ بالا شقوں کے تحت فدیہ رمضان نظارت خدمت درویشاں کے توسط سے مستحقین میں تقسیم کروانا چاہیں وہ ایسی رقوم ناظر خدمت درویشاں کے نام پر جلد بھجوانے کا انتظام فرمائیں تاکہ اس مہینہ میں ہی یہ رقوم تقسیم کی جاسکیں۔

(نائب ناظر خدمت درویشاں)

پتہ درکار ہے:۔ عمر خطاب ولد نواب خان صاحب موصی ۱۲۸۴۳ سنگاپور
(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

درخواست دعا:۔ میرا چھوٹا بھائی طارق سلیم احمد آجکل سخت بیمار ہے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ (خاکسار شوکت آمین۔ عزیز آباد۔ کراچی ۳۸)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

نئی دہلی ۳۱ دسمبر۔ کل تاراپور کے اٹیمی پراجیکٹ کو بچانے کے لئے پولیس کو بائیں بازو کے کمیونسٹوں کے حامی مزدوروں سے کئی گھنٹہ تک دست بدست لڑائی لڑنی پڑی جس کے نتیجہ میں آٹھ افراد ہلاک اور سو زخمی ہو گئے۔ زخمیوں میں پولیس کے ۵۲ افراد بھی شامل ہیں۔ مرنے والوں کا تعلق مزدوروں سے تھا جو پولیس کی فائرنگ سے ہلاک ہوئے۔ شہر میں سخت بے چینی ہے۔ فساد زدہ علاقہ میں شدید کشیدگی پھیلی ہوئی ہے۔ فساد زدہ علاقہ میں کرفیو لگا دیا گیا ہے اور پولیس کے دستے گشت کر رہے ہیں۔ بمبئی میں بھی جہاں کل بائیں بازو کی جماعتوں نے ہڑتال کرائی تھی بدستور کشیدگی پھیلی ہوئی ہے اور پولیس اور ہجوموں میں جھڑپیں جاری ہیں۔ تاراپور میں تمام سرکاری عمارتیں تباہ کر دی گئی ہیں۔ ان میں پراجیکٹ کی بنیادی عمارت بھی شامل ہے۔ پروجیکٹ کے مزدور گزشتہ ایک ہفتے سے ہڑتال پر تھے۔ اور ان کے اور حکام کے درمیان رسہ کشی ہو رہی تھی۔ مزدوروں کا مطالبہ تھا کہ ان کی تنخواہوں میں اضافہ کیا جائے اور دوسری ضروری سہولتیں مہیا کی جائیں لیکن انتظامیہ نے ان کا یہ مطالبہ مسترد کر دیا اور سارے صنعتی علاقہ میں بے چینی پھیل گئی ہے۔

راولپنڈی ۳۱ دسمبر۔ بھارت کے سابق گورنر جنرل اور ممتاز سیاست دان مسٹر راجگوپال اچاریہ نے کہا ہے کہ دنیا نے بھارت کے اس یکطرفہ دعوے کو تسلیم نہیں کیا کہ کشمیر بھارت کا اٹوٹ حصہ ہے بلکہ عالمی رائے عامہ مسئلہ کشمیر کو اقوام متحدہ کے زیر اہتمام رائے شماری کے ذریعے حل کرنے پر زور دے رہی ہے۔

کلکتہ کے ایک اخبار "ریڈیکل ہیومنسٹ" میں راجگوپال اچاریہ کا ایک مضمون شائع ہوا ہے جس میں انہوں نے لکھا ہے کہ پاکستان اور بھارت کے دباؤ کے بغیر کشمیریوں کی آزادانہ رائے سے ہی یہ تنازعہ ہمیشہ کے لئے ختم ہو سکتا ہے۔

انہوں نے کہا کہ یہ کہنا غلط ہے کہ پاکستان کی مبینہ جارحیت سے کشمیر میں رائے شماری کرانے کے بارے میں بھارت کا وعدہ ختم ہو گیا ہے۔ انہوں نے مزید کہا ہے کہ بھارت نے پاکستان کی نہیں بلکہ دنیا اور کشمیریوں کی خواہشات کے مطابق اس مسئلہ کو حل کرنے کا بھی وعدہ کیا تھا۔

راولپنڈی ۳۱ دسمبر۔ تاشقند میں پاکستان اور بھارت کے سربراہوں کی مجوزہ کانفرنس میں بھارت کا اٹھارہ رکنی وفد شرکت کرے گا۔ وفد کے سربراہ بھارت کے وزیر اعظم مسٹر لال بہادر شاستری ہوں گے دوسرے ارکان میں وزیر خارجہ سردار سورن سنگھ وزیر دفاع مسٹر چوان۔ سیکرٹری وزارت خارجہ مسٹر سی ایس جھا سیکرٹری وزارت اطلاعات مسٹر سنگھ۔ روس میں بھارت کے سفیر مسٹر کول۔ پاکستان میں بھارت وزارت خارجہ کے ہائی کمشنر مسٹر کیول سنگھ۔ وزارت کے جائنٹ سیکرٹری لفٹیننٹ جنرل کملا رلم سنانیا خارجہ کے جائنٹ سیکرٹری مسٹر کوہلی۔ وزارت خارجہ کے جائنٹ سیکرٹری مسٹر پی پی سری واستو۔ وزارت خارجہ کے مسٹر بہادر سنگھ مسٹر پی ایم شرما۔ بریگیڈیر بی این سرکار مسٹر کے ایس باجپائی اور وزارت خارجہ کے تین جونیئر افسر شامل ہیں۔

راولپنڈی ۳۱ دسمبر۔ وزیر تجارت مسٹر غلام فاروق نے کہا ہے کہ فولاد کے کارخانہ کے قیام کے لئے صرف امریکہ پر ہی انحصار نہیں کیا جائے گا بلکہ ضروری ہوا تو اس مقصد کے لئے دوسرے ملکوں سے بھی مدد لی جائے گی انھوں نے کہا کہ اس سلسلہ میں ضروری اقدامات کئے جا رہے ہیں۔ اور عنقریب انہیں واضح صورت دی جائے گی۔ وہ اپنے دفتر میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کر رہے تھے۔

راولپنڈی ۳۱ دسمبر۔ وزیر تجارت نے کہا کہ جون ۱۹۶۶ء تک حکومت پاکستان نے ایک ارب روپے کی زائد برآمد کا پروگرام تیار کیا ہے اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے کارخانہ داروں اور شہریوں دونوں کو مکمل تعاون کی ضرورت ہے۔ انہوں نے کہا کہ پیداوار بڑھانے کے لئے ضروری ہے کہ ملک کے تمام موجودہ کارخانوں پوری صلاحیت پیداوار کے مطابق کام کیا جائے اور دوسری طرف عوام بھی اپنی ضروریات میں کمی کریں تاکہ زیادہ سے زیادہ تیار مال غیر ممالک کو برآمد کیا جا سکے۔

ماسکو ۳۱ دسمبر۔ روس میں بھارت کے سفیر مسٹر کول نے کہا ہے کہ تاشقند کانفرنس سے پاکستان اور بھارت کے پرانے تنازعات حل ہونے کی امید ہے۔ انہوں نے کل ایک پریس کانفرنس میں کہا کہ مسٹر شاستری صدر ایوب سے پاکستان اور بھارت کے تعلقات کے وسیع پس منظر میں مسئلہ کشمیر پر بات چیت کریں گے لیکن کشمیریوں پر بھارت کا "اقتدار اعلیٰ" زیر بحث نہیں آئے گا۔

بھارتی سفیر نے کہا کہ اگر صدر ایوب خان نے خیر سگالی کے جذبے سے کام لیتے ہوئے کھلے دل کے ساتھ بات چیت کی تو دونوں ملکوں کے پرانے تنازعات حل ہونے کی امید کی جا سکتی ہے لیکن اس کے ساتھ ہی بھارتی سفیر نے اپنے حکمرانوں کے اس موقف کو دہرایا کہ کشمیر کے بارے میں پاکستان کا دعوٰے بھارت کے لئے ہرگز قابل قبول نہیں اور تاشقند کی بات چیت میں کشمیر پر بھارت کا اقتدار اعلیٰ زیر بحث نہیں آئے گا۔ مسٹر کول نے دعوٰی کیا کہ مسئلہ کشمیر دونوں ملکوں کے درمیان کشیدگی کی وجہ نہیں بلکہ وہ کشیدگی کی ایک علامت ہے۔

نئی دہلی ۳۱ دسمبر۔ بھارت میں سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ بھارت نے اپنا پہلا ٹینک تیار کر لیا ہے اور کل اسے فوج کے حوالہ کر دیا گیا ہے اعلان میں بتایا گیا ہے کہ یہ ٹینک ساڑھے تین سال میں تیار کیا گیا ہے اور اس کے اکثر پرزے بھارت میں تیار کئے گئے ہیں

آکاش وانی نے بڑے فخر سے کہا جب یہ ٹینک گڑگڑاتے ہوئے کارخانہ سے باہر نکلا تو وزیر دفاع مسٹر چوان نے اس کا استقبال کیا

هو الشافی

یوں درد کا چارہ اے لوگو! خدام مسیحا کرتے ہیں

مکرم خواجہ محمد حنیف صاحب دکاندار گولبازار ربوہ کا بیان:۔

"ضرورت مند بھائیوں کے فائدہ کے لئے تحریر ہے کہ میری دائیں ٹانگ میں عرصہ سے درد تھی جسے کسی علاج سے فائدہ نہ ہوا۔ میں نے "پینز کیور" (PAINS CURE) کے چار کیپسول کا کورس شروع کیا پہلی ہی خوراک سے فائدہ ہوا اور کورس ختم ہونے سے پہلے ہی شفا ہو گئی پھر میرے والد خواجہ محمد شریف صاحب اور چھوٹے بھائی جمیل احمد نے بھی جوڑوں کی درد کے لئے یہ دوا استعمال کی اور انہیں بھی آرام آ گیا فالحمد للہ۔" قیمت مکمل کورس دس روپے پہلے دو کیپسول تین روپے

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی۔ لاہور۔ و۔ ربوہ

صنعت کار صاحبان متوجہ ہوں

بی ٹی ایچ درآمد شدہ الیکٹرک موٹر ہیں

ایک سے ساٹھ ہارس پاور تک مختلف اقسام میں حاضر سٹاک سے دستیاب ہیں، صنعت کار مطلوبہ موٹروں کے لئے رجوع فرمائیں۔

پروگریسو مرکنٹائل کمپنی

چیف کورٹ روڈ پوسٹ بکس ۲۴۷، کراچی ۱

تار کا پتہ ADVERLITE

چندہ مسجد ڈنمارک اور احمدی مستورات کا فرض

(حضرت سیدہ ام متین مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

الحمد للہ ثم الحمد للہ ۲۲ دسمبر ۱۹۶۵ء تک مسجد ڈنمارک کے لئے وعدہ جات کی مقدار دو لاکھ چھیالیس ہزار پانچ سو تیرہ (۲,۴۶,۵۱۳) روپے پہنچ چکی ہے اور وصولی ایک لاکھ بانوے ہزار سات سو اٹھائیس (۱,۹۲,۷۲۸) روپے ہو چکی ہے۔ عرصہ زیر رپورٹ میں خدا تعالیٰ کے فضل و رحم سے وعدہ جات میں بھی نمایاں اضافہ ہوا ہے اور وصولی میں بھی۔ لیکن یاد رہے کہ اس مسجد کے لئے ہم نے تین لاکھ روپیہ جمع کرنا ہے گویا ابھی دو تہائی کے قریب رقم جمع ہوئی ہے مسجد کی بنیاد عنقریب رکھی جانے والی ہے اور اس لئے جلد از جلد ہم نے مسجد کے لئے رقم جمع کرنی ہے یہ بھی یاد رہے کہ یہ مسجد آپ اپنے محبوب آقا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یادگار کے طور پر بنوا رہی ہیں۔ اس لئے جس قدر جلد ہو سکے مسجد کے لئے اپنے وعدہ کردہ چندہ کو ادا کر کے اپنے فرض سے سبکدوش ہوں۔ تمام لجنات کی عہدہ دار اس بات کا جائزہ لیں کہ کیا ان کی سو فیصدی ممبرات نے اس تحریک میں حصہ لے لیا ہے۔ اگر نہیں لیا تو ان سے وعدہ لکھوائیں۔ جو بہنیں وعدہ کر چکی ہیں اور وعدہ کی ادائیگی نہیں ہوئی ان سے ادائیگی کروائیں۔

بہر حال تمام لجنات کی عہدہ دار پوری ذمہ داری کے ساتھ سارے کام کا سر دے کریں تاکہ کوئی عورت بھی اس مبارک تحریک میں حصہ لینے کی سعادت سے محروم نہ رہ جائے۔ جہاں لجنات قائم نہیں وہاں کی مستورات براہ راست اپنا چندہ وکیل المال تحریک جدید ربوہ کو بھجوا دیں۔

میں امید کرتی ہوں کہ ہماری بہنیں اس مسجد کے لئے اپنے اخراجات میں کمی کر کے جلد سے جلد چندہ بھجوائیں گی۔ اللہ کرے کہ حضرت مصلح موعودؓ کی اس دعا کے مطابق کہ

تبلیغ دین و نشر ہدایت کے کام پر
مائل رہے تمہاری طبیعت خدا کرے

آپ ہمیشہ ہی اسلام کی ترقی اور تبلیغ کے وسائل کو بڑھانے کے لئے کوشاں رہیں گی۔ اللہ آپ کو توفیق عطا فرمائے۔

خاکسار مریم صدیقہ
صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

کشمیر سے متعلق بھارت کا رویہ انتہائی غیر منصفانہ ہے

(برٹرینڈ رسل)

کراچی یکم جنوری۔ ممتاز برطانوی مفکر اور عالمی امور کے مشہور غیر جانبدار نقاد برٹرنڈ رسل نے پاکستان کی خارجہ پالیسی کو الیسی بین الاقوامی فضا کے لئے پہلی شرط "قرار دیا ہے" جس میں عوام کی فلاح کے لئے تیزی سے ترقی کی جا سکتی ہے۔ کراچی کے ایک ہفت روزہ جریدے "سٹیٹ مین" کے سالنامہ میں برٹرنڈ رسل نے ایک مضمون میں لکھا ہے کہ "میں عرصہ دراز سے پاکستان کی حکمت عملی کو پسند کرتا ہوں کیونکہ پاکستان ایک خود مختار مملکت کی حیثیت سے غیر ملکی اقتصادی دنیا کی مفادات کے سامنے جھکنے سے صاف انکار کر رہا ہے۔ برٹرنڈ رسل کے نزدیک بھارت کا کشمیر سے متعلق رویہ قطعی طور پر غیر منصفانہ ہے آپ نے سٹیٹ مین" میں واضح الفاظ میں یہ خیال ظاہر کیا ہے کہ "کشمیر حق خود ارادیت کا ایک سیدھا سادا معاملہ ہے جسے ایک جارحیت پسند غیر ملکی طاقت نے محض دولت اور توسیع سلطنت کی ہوس میں الجھا رکھا ہے" آپ نے اپنے مضمون میں بھارت پر کڑی تنقید کی ہے۔

تاشقند کانفرنس کے بارے میں

ٹیلی فون پر صدر سوکارنو سے صدر ایوب کا صلاح مشورہ

صدر ایوب تاشقند جانے کے لئے آج عبوری دار الحکومت سے روانہ ہوں گے

راولپنڈی یکم جنوری۔ پاکستان نے تاشقند کانفرنس کے بارے میں کل اپنی تیاریاں مکمل کر لی ہیں۔ عبوری دار الحکومت میں کل صدارتی کابینہ کا ایک اجلاس منعقد ہوا جس کی صدارت صدر ایوب خان نے کی۔ یہ اجلاس تین گھنٹے جاری رہا اور اس میں تاشقند کانفرنس کے سلسلے میں پاکستان کے موقف کو آخری شکل دی گئی۔ ایجنسی فرانس پریس کے مطابق کل صدر ایوب نے تاشقند کانفرنس کے بارے میں صدر سوکارنو سے صلاح مشورہ کیا۔

صدر ایوب تاشقند کانفرنس میں شرکت کے لئے آج (ہفتہ) تیسرے پہر اپنے خاص طیارے میں راولپنڈی سے کابل روانہ ہوں گے اور ۳ جنوری تک کابل میں قیام کریں گے اور اسی روز واپس پشاور آ کر تاشقند جائیں گے۔ تاشقند کانفرنس روسی حکومت کی دعوت پر ہو رہی ہے اور اس میں صدر ایوب بھارتی وزیر اعظم مسٹر شاستری سے مسئلہ کشمیر پر بات چیت کریں گے۔

تاشقند کانفرنس کا کوئی وقت مقرر نہیں کیا گیا، ہو سکتا ہے کہ یہ کانفرنس ایک ہفتے سے دس دن تک جاری رہے کانفرنس میں صدر ایوب کی امداد کے لئے وزیر خارجہ مسٹر بھٹو وزیر اطلاعات خواجہ شہاب الدین وزیر تجارت مسٹر غلام فاروق وزارت خارجہ کے سیکرٹری مسٹر عزیز احمد وزارت اطلاعات کے سیکرٹری مسٹر الطاف گوہر بھارت میں پاکستان کے ہائی کمشنر میاں ارشد حسین، وزارت خارجہ کے ڈائریکٹر جنرل و ڈائریکٹر اور فوجی مشیر بھی تاشقند جا رہے ہیں۔

ایجنسی فرانس پریس نے جکارتہ سے اطلاع دی ہے کہ صدر ایوب خان نے کل تاشقند کانفرنس کے سلسلہ میں انڈونیشیا کے صدر سوکارنو سے ٹیلی فون پر صلاح مشورہ کیا ہے۔ انڈونیشیا کے خبر رساں ادارے انتارہ نیوز ایجنسی کے مطابق تاشقند میں تنازعہ کشمیر کے بارے میں صدر ایوب بھارت کے وزیر اعظم شاستری سے بات چیت کرنے والے ہیں اس کے متعلق صدر ایوب نے ریڈیو ٹیلی فون پر صدر سوکارنو سے بات چیت کی ہے۔ ایجنسی کے مطابق صدر ایوب خان نے صدر سوکارنو کو ٹیلی فون کیا تھا۔

ادھر تاشقند میں صدر ایوب خاں اور بھارتی وزیر اعظم کی ملاقات کی تیاریاں مکمل کر لی گئی ہیں تاشقند کے گورنمنٹ ہاؤس کو ملاقات کی اہمیت کے پیش نظر تمام ضروری سہولتوں سے لیس کر دیا گیا ہے اس کے علاوہ کراچی اور دہلی کو ٹیلی مواصلات کے ذریعہ تاشقند سے ملا دیا گیا ہے ایک اطلاع کے مطابق بات چیت کے دوران روسی وزیر اعظم اپنا ہیڈ کوارٹر تاشقند منتقل کریں گے کیونکہ مذاکرات کے ایک ہفتہ

بھارت کے سابق گورنر جنرل راجگوپال اچاریہ کی گرفتاری کا خدشہ

"کشمیر پر طاقت کے ذریعہ قابض رہنے کا خیال انتہائی احمقانہ ہے"

کراچی یکم جنوری۔ بھارت کے پہلے گورنر جنرل اور معمر سیاستدان مسٹر راجگوپال اچاریہ کو اپنی گرفتاری کا خدشہ لاحق ہے اور انہیں یقین ہو گیا ہے کہ حکومت انہیں جلد ہی جیل کی کوٹھڑی میں ڈال دے گی" نیویارک ہیرلڈ ٹریبون کے نمائندہ خصوصی جیفری پلیٹ نے حال ہی میں آپ کا ایک انٹرویو شائع کرایا ہے جس میں آپ نے کہا "میری گرفتاری کے لئے کئی عوامی مظاہرے ہو چکے ہیں اور حکومت نے میرا اخبار سوراجیہ بند کر دینے کی دھمکی دی ہے نامہ نگار نے لکھا ہے کہ اس کے باوجود وہ صاف گوئی سے باز نہیں آئے بھارتی حکمران اس معمر سیاستدان سے اس لئے بھی خوفزدہ ہیں کہ وہ مسئلہ کشمیر پر بھارتی دعوے کی کھلی مخالفت کرتے ہیں۔ مسٹر راجگوپال اچاریہ نے ایک انٹرویو کے دوران کہا کہ بھارتی حکومت نے کشمیر اور پوری دنیا کے عوام سے ریاست جموں و کشمیر میں رائے شماری کرانے کا وعدہ کیا تھا اور اسے اپنا یہ وعدہ پورا کرنا چاہیے آپ نے کہا کہ رائے شماری کے خلاف بھارت کا رویہ اس لئے بھی سخت ہو گیا ہے کہ اسے یقین ہو گیا ہے کہ کشمیری عوام رائے شماری کی صورت میں پاکستان کے حق میں رائے دیں گے انہوں نے مزید کہا کہ اگر بھارت یہ خیال کر رہا ہے کہ وہ کشمیر پر محض طاقت کے بل بوتے پر قابض رہ سکتا ہے تو یہ قومی نقطہ نظر سے اس کا انتہائی احمقانہ خیال ہے۔